Assassination Of Imail Haniyeh

BY TEAM AROOBA AMIR

Written by Quratulain Agha

اسماعیل ہنیہ (1962 / 1963– 31 جولائی 2024) ایک فلسطینی سیاستدان تھے جو حماس کے سیاسی رہنما تھے، جو 2007 سے غزہ پٹی کی حکومت کر رہی ہے۔ 2017 سے لے کر 2024 تک، وہ زیادہ تر قطر میں رہے۔

ہنیہ 1962 یا 1963 میں مصری زیر کنٹرول غزہ پٹی میں واقع الشاطی مہاجر کیمپ میں پیدا ہوئے، ان کے والدین 1948 کی فلسطین جنگ کے دوران اشکیلون سے نکالے گئے یہ وہاں سے بھاگے تھے۔ انہوں نے 1987 میں اسلامی یونیورسٹی آف غزہ سے عربی ادب میں بیچلر ڈگری حاصل کی، جہاں وہ پہلی انتفاضہ کے دوران حماس کے ساتھ ملوث ہو گئے۔ احتجاجات میں حصہ لینے کے بعد، انہیں تین بار قید میں ڈالا گیا۔

1992 میں رہائی کے بعد، انہیں لبنان جلاوطن کر دیا گیا، اور ایک سال بعد وہ واپس

آئے اور غزہ کی اسلامی یونیورسٹی میں ڈین بن گئے۔ 1997 میں انہیں حماس کے دفتر کا سربراہ مقرر کیا گیا اور بعد میں تنظیم میں بلند تر عہدوں پر فائز ہوئے۔

ہنیہ حماس کی اس فہرست کے سربراہ تھے جو 2006 کے فلسطینی قانونی انتخابات میں جیت گئی، جس نے اسرائیلی قبضے کے خلاف مسلح جدوجہد پر مہم چلائی، اور اس طرح فلسطینی ریاست کے وزیر اعظم بن گئے۔ تاہم، فلسطینی صدر محمود عباس نے 14 جون 2007 کو ہنیہ کو عہدے سے برطرف کر دیا۔ جاری فتح-حماس تنازعہ کے باعث، ہنیہ نے عباس کے حکم کو تسلیم نہیں کیا اور غزہ پٹی میں وزیر اعظم کی حیثیت سے کام جاری رکھا۔ ہنیہ 2006 سے فروری 2017 تک غزہ پٹی میں حماس کے رہنما تھے، جب انہیں یحییٰ سنوار نے تبدیل کر دیا۔ ہنیہ کو حماس میں نسبتاً ایک زیادہ عملی اور معتدل شخصیت سمجھا جاتا تھا۔

6 مئی 2017 کو، ہنیہ کو حماس کے سیاسی بیورو کے چیئرمین کے طور پر منتخب کیا گیا، خالد مشعل کی جگہ لے کر؛ اس وقت، ہنیہ غزہ پٹی سے قطر منتقل ہو گئے۔ 2023 کے اواخر میں اسرائیل-حماس جنگ کے آغاز کے بعد، اسرائیل نے حماس کے تمام رہنماؤں کو قتل کرنے کا اعلان کیا۔ 2024 کے اوائل میں، ان کے تین بیٹے اور تین

پوتے اسرائیلی ہوائی حملے میں غزہ پٹی میں مارے گئے۔ مئی 2024 میں، بین الاقوامی فوجداری عدالت کے پراسیکیوٹر کریم خان نے اعلان کیا کہ وہ ہنیہ اور دیگر حماس رہنماؤں کے لئے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے الزام میں گرفتاری کا وارنٹ جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، فلسطین میں آئی سی سی کی تحقیقات کے حصے کے طور پر۔ 31 جولائی 2024 کو، ہنیہ کو تہران میں ایک مکان میں قتل کر دیا گیا، مبینہ طور پر ایک اسرائیلی حملے میں، جب وہ ایران کے نومنتخب صدر کی تقریب میں شرکت کے لئے ایران میں موجود تھے۔

اپنی نوجوانی میں، انہوں نے اپنے خاندان کی مدد کے لئے اسرائیل میں کام کیا۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے زیر انتظام اسکولوں میں تعلیم حاصل کی اور 1987 میں اسلامی یونیورسٹی آف غزہ سے عربی ادب میں ڈگری حاصل کی۔ یونیورسٹی میں وہ حماس کے ساتھ ملوث ہو گئے۔ 1985 سے 1986 تک، وہ مسلم برادرہوڈ کی نمائندگی کرنے والی طلباء کونسل کے سربراہ تھے۔ انہوں نے اسلامی ایسوسی ایشن فٹبال ٹیم میں مڈفیلڈر کے طور پر کھیلا۔ انہوں نے تقریباً اسی وقت گریجویشن کی

جب اسرائیلی قبضے کے خلاف پہلی انتفاضہ شروع ہوئی، جس کے دوران انہوں نے اسرائیل کے خلاف احتجاجات میں حصہ لیا

تہران میں حماس کے سیاسی رہنما اسماعیل ہنیہ کا قتل

تہران میں حماس کے سیاسی رہنما اسماعیل ہنیہ کا قتل ایران اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی میں ایک بڑی اضافہ کی نمائندگی کرتا ہے۔

ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خمنی نے اس فضائی حملے کا الزام اسرائیل پر عائد کیا ہے اور کہا ہے کہ اس قتل کے لیے "ایک سخت سزا" کی ضرورت ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ یہ ایران کی "ذمہ داری" ہے کہ وہ ان کے خون کا بدلہ لے۔

ملک کے نئے صدر مسعود پزشکیان نے بھی اس احساس کا اظہار کیا، کہا: "ہم قابض دہشت گرد نظام کو اپنے اقدام کرنے پر پچھتائیں گے۔"

اسرائیل نے ابھی تک جواب نہیں دیا لیکن اس نے پہلے ہی حماس کے رہنماوں کو ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا جو گروپ کے 7 اکتوبر کے حملے کے بعد سے کیا گیا تھا۔

ایران نے تصدیق کی ہے کہ مسٹر ہنیہ اور ان کے باڈی گارڈ شمالی تہران میں ایک گیسٹ ہاؤس میں رات 2 بجے مقامی وقت پر ایک میزائل کے ذریعے جو ایران کی سرحدوں سے باہر سے فائر کیا گیا تھا، مارے گئے۔

ایران حماس کے سیاسی رہنما ہنیہ کے قتل کا بدلہ لینے کا عزم کرتا ہے۔

ایکس پر، جو پہلے ٹوئٹر تھا، ایران کے مشن نے کہا کہ حملے کا جواب "خاص عملیات" پر مبنی ہو گا، جو "زیادہ سخت اور مرتکب کرنے والے کے لیے گہرے افسوس پیدا کرنے کا ارادہ ہو گا۔"

اپریل میں، ایران نے شام کی دارالحکومت دمشق میں اپنے سات افسران - بشمول اپنے قدس فورس کے ایک اعلیٰ کمانڈر - کے قتل کے ردعمل میں اسرائیل پر 300 سے زیادہ میزائل اور ڈرون فائر کیے۔

یہ کارروائی اپنی نوعیت اور سنگینی میں بے مثال تھی، حالانکہ اسرائیل - امریکہ اور متعدد علاقائی اور بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مل کر - تقریباً تمام ایرانی میزائلوں اور ڈرونز کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا

تہران میں حماس کے رہنما اسماعیل ہنیہ کے بے باک قتل، جس کا ایرانی اور حماس حکام نے الزام اسرائیل پر عائد کیا، نے بدھ کے روز مشرق وسطیٰ کو مزید انتشار میں ڈال دیا، جس سے علاقائی تنازعے کے خوف بڑھ گئے اور غزہ پٹی میں کئی ماہ کی جنگ بندی کی کوششیں درہم برہم ہو گئیں۔

اسرائیلی حکام نے اس کارروائی پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا، حالانکہ وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو نے کہا کہ ان کی حکومت نے حالیہ دنوں میں حزب اللہ اور حماس پر "کچلنے والے ضربیں" لگائیں ہیں، جس میں منگل کو بیروت کے مضافات میں حزب اللہ کے چیف ملٹری افسر کو ہلاک کرنے والی ایک حملہ بھی شامل ہے۔ دونوں گروپ ایران کی حمایت یافتہ ہیں۔

ایک ٹیلیویژن خطاب میں، نیتن یاہو نے، جو کہ غزہ میں حماس کے خلاف اپنی جنگ کو ختم کرنے کے لیے عالمی دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں، کہا کہ اسرائیل کسی بھی پارٹی کی جارحیت کو برداشت نہیں کرے گا۔ "اسرائیل ہمارے خلاف کسی بھی جانب سے کی جانے والی جارحیت کی بھاری قیمت وصول کرے گا،" انہوں نے کہا۔

یہ حملہ، جو کہ ایک حیران کن سیکورٹی اور انٹیلی جنس کی ناکامی تھی، ہنیہ کو نشانہ بنایا جب وہ تہران میں اس کے نئے صدر کی تقریب حلف برداری میں شریک تھے۔ سینئر حماس اہلکار خلیل الحیہ نے بدھ کو کہا کہ طویل عرصے سے لیڈر، جو غزہ میں پیدا ہوئے تھے، کو ریاستی مہمان خانے میں ایک میزائل نے "براہ راست" نشانہ بنایا جہاں وہ رہ رہے تھے

ہنیہ کا قتل صرف چند گھنٹے بعد ہوا جب بیروت کے قریب ایک اسرائیلی فضائی حملے میں حزب اللہ کے سینئر رہنما فواد شکر کو نشانہ بنایا گیا، جو ایک لبنانی عسکریت پسند گروپ ہے اور اسرائیل کے ساتھ دہائیوں سے جاری تنازعے میں شامل ہے۔ حزب اللہ نے بدھ کے روز ان کی موت کی تصدیق کی۔ وئیل گزنزکی، جو کہ اسرائیل کی قومی سلامتی کونسل کے سابق اہلکار ہیں اور اس وقت تل ابیب کے انسٹی ٹیوٹ فار نیشنل سیکیورٹی اسٹڈیز میں سینئر فیلو ہیں، نے کہا کہ یہ واقعات خطے میں طاقت کے توازن یا اسرائیل کے حماس کے ساتھ تصادم کو تبدیل کرنے کے امکانات کو کم کرتے ہیں لیکن ایران اور اس کے اتحادیوں کو ایک مضبوط پیغام بھیجیں گے۔

یہ ان کو دکھاتا ہے کہ وہ کہیں بھی محفوظ نہیں ہیں، حتیٰ کہ تہران میں بھی،" انہوں نے کہا۔ "یہ اسرائیل کی طاقتور deterrence کی شہرت واپس لانے کی کوشش ہے۔"

نیتن یاہو نے بدھ کی شام اپنے خطاب میں اشارہ دیا کہ وہ پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے اسرائیلیوں کو بتایا، "ہم نے حالیہ مہینوں میں جو کچھ حاصل کیا، وہ اس وجہ سے تھا کہ ہم نے ہار نہیں مانی، کیونکہ ہم نے عظیم دباؤ کے باوجود جراتمندانہ فیصلے کیے۔" انہوں نے مزید کہا، "اور میں آپ کو بتاتا ہوں: یہ آسان نہیں تھا۔"

اسرائیل کی خاموشی، اپنے ایک اہم مخالف کی ہلاکت کے بارے میں، اس کی پچھلی اعلیٰ پروفائل اسٹرائیکس اور قتل کے بعد کی پوزیشن کے مطابق ہے، جو "اسٹریٹجک ابہام" کی صورت میں ہے جو اسے سرحد پار آپریشنز کی سرکاری ذمہ داری سے بچنے کی اجازت دیتی ہے جبکہ روک تھام کے اثرات کا فائدہ بھی اٹھاتی ہے۔ ایرانی علاقے میں موسم بہار میں ہونے والے میزائل حملے کے بعد — ایران سے اسرائیل کی طرف داغے گئے راکٹ اور ڈرونز کی بارش کے بعد — سرکاری چینلز خاموش رہے۔

ہنیہ، جو کئی سال غزہ میں رہنے کے بعد قطر اور پھر ترکی منتقل ہو گئے تھے، حماس اور دنیا کے دیگر حصوں کے درمیان ایک اہم رابطہ کار تھے۔ لیکن 7 اکتوبر کو اسرائیل پر حملے کرنے اور تحریک میں بڑھتی ہوئی طاقت رکھنے والے سنوار کے سامنے ہنیہ کی پوزیشن پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔

پھر بھی، ہانیہ کے قتل پر عرب اور مسلمان دنیا بھر سے مذمت کی گئی۔

ایران کے سپریم لیڈر، آیت اللہ علی خمنی، نے بدھ کو ایک بیان میں کہا، "خونخوار اور دہشت گرد صہیونی رژیم نے ہمارے عزیز مہمان کو ہمارے گھر میں شہید کر دیا، جس سے ہمیں دکھ ہوا، لیکن اس نے سخت سزا کے لیے راستہ ہموار کر دیا۔"

تہران کے فلسطین اسکوائر میں ایک عمارت سے لٹکا ہوا بڑا بینر ہنیہ کی تصویر کے نیچے ایک عبرانی پیغام کے ساتھ دکھاتا ہے: "سخت سزا کا انتظار کرو۔"

مصر کی وزارت خارجہ، جو حماس کے ساتھ ثالثی میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہے، نے "خطرناک اسرائیلی پالیسی کی مذمت" کی ہے، جسے اس نے کہا کہ یہ غزہ میں لڑائی اور انسانی suffering کو ختم کرنے کی کوششوں کو کمزور کرتی ہے۔

قطر، جو کے ہنیہ اور دیگر حماس رہنماؤں کو واشنگٹن کی درخواست پر سالوں تک میزبان رکھا، نے بھی ایک بیان میں کہا کہ قتل ایک "خطرناک escalation ہے اور بین الاقوامی اور انسانی حقوق کے قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے۔"

"سیاسی قتل اور مذاکرات جاری رہتے ہوئے غزہ میں شہریوں کو مسلسل نشانہ بنانا ہمیں یہ پوچھنے پر مجبور کرتا ہے کہ مذاکرات کامیاب کیسے ہو سکتے ہیں جب ایک فریق دوسرے فریق کے مذاکرات کار کو قتل کرتا ہے؟" محمد بن عبدالرحمن آل ثانی، ملک کے وزیراعظم اور وزیر خارجہ، نے سوشل میڈیا پر ایک بیان میں کہا۔ "امن کو سنجیدہ شراکت داروں کی ضرورت ہے۔"

پاکستانی سیاسی رہنماؤں نے حماس کے سیاسی ونگ کے سربراہ اسماعیل ہنیہ کے قتل کی مذمت کی ہے جبکہ مولانا فضل الرحمن نے جمعہ کو ملک گیر احتجاج کا اعلان کیا ہے۔

جے یو آئی-ف کے سربراہ مولانا فضل نے کہا کہ قومی اسمبلی، سینیٹ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان اسمبلی میں اس شہادت کے حوالے سے قراردادیں پیش کی جائیں گی۔ اسماعیل ہنیہ اور ان کے خاندان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سینیٹر عرفان صدیقی نے کہا کہ اسماعیل کا ایران کے اندر قتل امن کی کوششوں کے لیے ایک بڑا دھچکا ہے۔ اسرائیل اس طرح کے اقدامات سے مزاحمتی تحریکوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

تجزیہ۔

یہ سارا معاملہ جو اوپر بیان کیا جا چکا ہے اسماعیل ہنیہ کا قتل جو کہ پری پلان مڈر لگتا ہے بہت چیزوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے ایسا کرنے سے اسرائیل چاہتا ہے کہ جو امن کے مذاکرات ہو رہے تھے اور جو Cease Fire کا انہیں کہا جا رہا تھا دباؤ ڈالا جا رہا تھا وہ نہ ہو لوگوں میں دوبارہ سے اشتیعال پیدا ہو اور وہ جنگ بندی نہ کرے اس طریقے سے وہ غزا اور اس کے اگے کا علاقہ بلکہ پورے فلسطین پر قبضہ کر لے۔ جیسا کہ یہ جنگ بندی تو بہت دور کی بات ہے وہ پوری دنیا کو اس جنگ میں دھکیلنا چاہ رہا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے چھپے میں مقاصد کو حاصل کرے کیونکہ ان کے بلیف کے مطابق یہودیوں کے بلیف کے مطابق جب پوری دنیا میں جنگ پھیل جائے گی اور پوری دنیا اشتعال اور جنگ کی صورت میں ہو گی تب ان کے مسیحہ جو کہ دجال ہے وہ آئے گا اور ان کی رہنمائی کرے گا۔ اس وجہ سے یہ شر پسند عناصر اس طرح کی

جنگیں کرواتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو انسان کے روپ میں شیطان کہا جائے تو وہ بھی کم ہو گا، کیونکہ ان کے اندر کی شیطانیت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں۔ نہ انہیں معصوم بچوں تشدد کرتے رحم آتا ہے نہ ان کے دل کانپتے ہیں نہ ان کی روحیں کانپتی ہیں۔ ان کے دل پہ ایک مہر لگ چکی ہے سیاہی کی کہ انہیں کچھ بھی کرتے ہوئے سمجھ نہیں آتا کہ یہ کتنا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ جسے دیکھ کر ہمارے دل پاکستانیوں کے دل خون کے آنسو روتے ہیں پوری مسلم امہ خون کے آنسو روتی ہے لیکن وہ کچھ کر نہیں پاتے۔ اب اس حالیہ ہی صورتحال میں پاکستان کے پی ایم شہباز شریف کا ردعمل بہت تشویش ناک ہے اور بہت ساری چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسا کہ پہلے انہوں نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ وہ یہ تقریب ایرانی صدر کی تقریب اٹینڈ کرنے جائیں گے۔ لیکن اچانک سے 30 جولائی کو وہی تقریب اٹینڈ کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اور ان کا بیان جو میں نیچے پوسٹ کر رہی ہوں آجاتا ہے۔

(وزیراعظم شہباز شریف نے 30 جولائی کو ایران کے طے شدہ دورے کو اپنی ناسازی طبع کے باعث منسوخ کر دیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے رات گئے

ایک بیان میں کہا کہ "پاکستانی وفد کی قیادت نائب وزیر اعظم / وزیر خارجہ سینیٹر اسحاق ڈار کریں گے، جو 30 جولائی 2024 کو تہران میں ایران کے نومنتخب صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان کی تقریب حلف برداری میں شرکت کریں گے")۔ ذرائع کے مطابق ڈاکٹروں نے وزیر اعظم شہباز شریف کو آرام کرنے اور سفر سے گریز کرنے کا مشورہ دیا ہے

وہ یہ تقریب اٹینڈ نہیں کر رہے۔ کیا آپ کو یہ نارمل لگتا ہے یہ ساری چیزیں بہت سارے سوالوں کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور بہت سارے سوالات ذہن میں لا رہی ہیں۔ جن کے جواب دینا فلحال ہمارے بس میں نہیں ہے لیکن ہاں ہم اتنا کر سکتے ہیں کہ ان کے جوابات کی تہہ تک جا کر ان کو ڈھونڈ سکتے ہیں۔ کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اچانک سے لوگ وہاں جانے سے منع کر دیں جہاں پر یہ حادثہ ہوا گر آپ اس کو صرف ایک Coincidence کا نام دیں گے تو یہ دل ماننے کو تیار نہیں۔ کہ یہ صرف ایک Coincidence ہے۔ آخر میں بس اتنا ہی لکھنا چاہوں گی۔ کہ اللہ ہم سب کو اتنی طاقت استقامت اور ہمت عطا فرمائے کہ ہم ان دجالی فتنوں سے لڑ سکیں ان کا مقابلہ کر سکیں ان کے خلاف کوئی ایسی کاروائی کوئی ایسی کر آمد چیز کر سکیں کہ یہ

اپنے دجالی فتنوں سے باز آجایں اور آخر میں ہم سب کو پتہ ہے ہم سب کا کامل یقین ہے اس بات پہ کہ حق آتا ہے اور باطل مٹ جاتا ہے اور آخر میں ہونا یہی ہے لیکن اس وقت جو ہو رہا ہے اس کے لیے ہم صرف دعا کر سکتے ہیں اور اپنی طور پہ جو کوشش جو کام ہم کر سکتے ہیں وہ ہم سب مسلمانوں کو کرنا چاہیے۔

اگر آپ مذید up to date research articles پڑھنا چاہتے ہیں تو اس نمبر 03226301406 پر اپنی رائے دیں

Sources :

The Washington post

BBC

Daily Islamabad post